أربعون حديثا فی حقوق الله وحقوق الخلق

قال رسول الله ﷺ: نَضَّرَ اللهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ

اربعینِ حقوق

تالیف:

ابوحمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ:

حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ

شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

انصار السنہ پبلیکیشنز۔ لاہور

قال رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
نضّر الله امرأً سمع منّا شيئًا فبلّغه كما سمعه
9
سلسلة اربعينات الحديث النبوي
أربعون حديثا
فی حقوق الله و حقوق الخلق
اربعین حقوق
تالیف:
ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی
ترتیب، تخریج و اضافہ:
حافظ حامد محمود الخضری
تقریظ
شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ
انصار السنہ پبلیکیشنز لاہور
www.assunnah.live

نام کتاب: اربعینِ حقوق

تألیف: ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی

ترتیب، تخریج واضافہ: حافظ حامد محمود الخضری

تقریظ: شیخ الحدیث عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ

اہتمام: محمد رمضان محمدی، محمد سلیم جلالی

ناشر: ابو مومن منصور احمد

اسلامی اکادمی، الفضل مارکیٹ، 17-اردو بازار لاہور فون: 042-37357587

Dar-us-Salam

486 ATLANTIC AVE, BROOKLYN, NY 11217

TEL(718) 625-5925 FAX:(718) 625-1511

E-Mail: darussalamny@hotmail.com

Web Site: www.darussalamny.com

فہرست مضامین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ

الحمد لله الذي أرسل رسوله محمدًا ﷺ بشيرا و نذيرا، و داعيا إلى الله بإذنه و سراجًا منيرًا، بعثه رحمة للعالمين، و معلمًا للأميين، بلسان عربي مبين، فقال سبحانه -و هو أصدق القائلين- ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ (الجمعة: ٢) صلى الله عليه و على آله و صحابته أجمعين، و تابعيهم و من تبعهم بإحسان إلى يوم الدين. أما بعد!

عہد قدیم کے عرب جو دین ابراہیمی کے حامل تھے، وہ شرک و بت پرستی میں بہت آگے نکلے ہوئے تھے اور اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر انہوں نے بہت سے معبود تجویز کر لیے تھے اور یہ عقیدہ رکھتے تھے کہ یہ خود ساختہ معبود کائنات کے نظم و انتظام میں اللہ کے ساتھ شریک ہیں اور نفع و نقصان پہنچاتے ہیں، زندہ رکھنے اور مارنے کی ذاتی صلاحیت وقدرت کے مالک ہیں۔ چنانچہ پوری عرب قوم بتوں کی پرستش میں ڈوب چکی تھی، ہر قبیلہ اور علاقہ کا علیحدہ علیحدہ معبود تھا، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ ہر گھر صنم خانہ تھا۔ حتیٰ کہ خود کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کے صحن میں تین سو ساٹھ بت تھے، اس لیے وہ لوگ ایک نبی مرسل کے ذریعہ ہدایت و راہنمائی کے شدید محتاج تھے۔ اس وقت اللہ نے ان پر کرم کیا اور آخر الزمان پیغمبر جناب محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا:

﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِیْ

ضَلٰلٍ مُّبِيۡنٍۙ﴾ (الجمعة: ٢)

سورۃ الشوریٰ میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاِنَّكَ لَتَهۡدِىۡۤ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسۡتَقِيۡمٍۙ﴾ (الشورى: ٥٢)

”(اے میرے نبی!) آپ یقیناً لوگوں کو سیدھی راہ دکھاتے ہیں۔“

رسول اللہ ﷺ نے منصب رسالت کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے ہر ہر پیغام الٰہی جس پیغام کے پہنچانے کا آپ کو مکلّف ٹھہرایا گیا تھا اسے پوری ذمہ داری سے پہنچا دیا، اس میں کوئی کمی بیشی نہیں کی۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الرَّسُوۡلُ بَلِّغۡ مَاۤ اُنۡزِلَ اِلَيۡكَ مِنۡ رَّبِّكَ ‌ؕ وَاِنۡ لَّمۡ تَفۡعَلۡ فَمَا بَلَّغۡتَ رِسٰلَـتَهٗ‌ ؕ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ‌ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهۡدِى الۡقَوۡمَ الۡـكٰفِرِيۡنَ‏﴾ (المائدة: ٦٧)

”اے رسول! آپ پر آپ کے رب کی جانب سے جو نازل کیا گیا ہے، اسے پہنچا دیجیے، اور اگر آپ نے ایسا نہیں کیا تو گویا آپ نے اس کا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ لوگوں سے آپ کی حفاظت فرمائے گا، بے شک اللہ کافروں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔“

علامہ شوکانی رحمہ اللہ اس آیت کے تحت ”فتح القدیر“ میں لکھتے ہیں کہ ”بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ“ کے عموم سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر اللہ عزوجل کی طرف سے واجب تھا کہ ان پر جو کچھ وحی ہو رہی ہے لوگوں تک بے کم و کاست پہنچائیں، اس میں سے کچھ بھی نہ چھپائیں اور یہ اس بات کی دلیل ہے کہ آپ ﷺ نے اللہ کے دین کا کوئی حصہ خفیہ طور پر کسی خاص شخص کو نہیں بتایا جو اوروں کو نہ بتایا ہو۔ انتہی

اسی لیے صحیحین میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ جو کوئی یہ گمان کرے کہ محمد ﷺ نے وحی کا کوئی حصہ چھپا دیا تھا وہ جھوٹا ہے۔ پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔ [1]

[1] صحيح بخاری، كتاب التفسير، رقم: ٤٦١٢.

پس اللہ تعالیٰ کا دین کامل، مکمل اور اکمل ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام پر احسان عظیم ہے، انہیں اب نہ کسی دوسرے دین کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی دوسرے نبی کی۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ (المائدۃ: ۳)

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور اسلام کو بحیثیت دین تمہارے لیے پسند کر لیا۔''

امام احمد اور بخاری و مسلم وغیرہم نے طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ ایک یہودی عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ اے امیر المومنین! آپ لوگ اپنی کتاب میں ایک ایسی آیت پڑھتے ہیں کہ اگر وہ ہم پر نازل ہوئی ہوتی تو اس دن کو ہم ''یومِ عید'' بنا لیتے۔ انہوں نے پوچھا، وہ کون سی آیت ہے؟ یہودی نے کہا: ''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ.... الآیۃ''، تو امیر عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں اس دن اور اس وقت کو خوب جانتا ہوں جب یہ آیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ یہ آیت جمعہ کے دن، عرفہ کی شام میں نازل ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیے۔ دین کتاب وسنت کا نام ہے۔

﴿وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰیo اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰیo﴾ (النجم: ۳-۴)

''اور وہ اپنی خواہش نفس کی پیروی میں بات نہیں کرتے ہیں۔ وہ تو وحی ہوتی ہے جو ان پر اتاری جاتی ہے۔''

سورۃ النساء میں ارشاد فرمایا:

﴿وَ اَنْزَلَ اللّٰہُ عَلَیْکَ الْکِتٰبَ وَ الْحِکْمَۃَ﴾ (النساء: ۱۱۳)

''اواللہ نے آپ پر کتاب وحکمت یعنی قرآن وسنت دونوں نازل کیا۔''

صاحب ''فتح البیان'' لکھتے ہیں: یہ آیت کریمہ دلیل بین ہے کہ نبی کریم ﷺ کی سنت وحی ہوتی تھی جو آپ کے دل میں ڈال دی جاتی تھی۔

حدیث نبوی ((تَسْمَعُوْنَ مِنِّیْ وَ یُسْمَعُ مِنْكُمْ وَ یُسْمَعُ مِمَّنْ یَسْمَعُ مِنْكُمْ .)) میں احادیث کو لکھنے، سیکھنے، سکھانے اور دوسروں تک پہنچانے کی تلقین موجود ہے۔

امام نووی تقریب النواوی میں رقمطراز ہیں:

((علم الحديث من أفضل القرب إلى رب العالمين و كيف لا يكون؟ هو بيان طرق خير الخلق و أكرم الأولين و الآخرين .))

''رب العالمین کے نزدیک کرنے والی چیزوں میں سب سے افضل علم حدیث ہے اور یہ کیسے نہ ہو حالانکہ وہ تمام مخلوق میں سے بہترین اور تمام اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے معزز ترین شخصیت کے طریقے بیان کرتا ہے۔''

امام زہری سے امام حاکم نقل فرماتے ہیں:

((إن هذا العلم أدب اللّٰه الذي أدبه به نبيه ﷺ و أدب النبي ﷺ أمته به و هو أمانة اللّٰه على رسوله ليؤديه على ما أدى إليه .))[1]

''یہ علم اللہ تعالیٰ کا وہ ادب ہے جو اس نے اپنے پیغمبر ﷺ کو سکھایا اور انہوں نے یہ اپنی امت کو بتایا تو یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے رسول کے پاس امانت ہے کہ اسے وہ اپنی امت تک پہنچائیں۔''

محدثین اور علم حدیث سے شغف رکھنے والوں کی فضیلت میں یہ ارشاد نبوی بہت بڑی دلیل ہے۔

((نَضَّرَ اللّٰهُ إِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيْثًا فَحَفِظَهُ حَتّٰى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ ……))[2]

---

[1] معرفة علوم الحديث، ص: ٦٣ .

[2] سنن ترمذی، كتاب العلم، رقم الحديث: ٢٦٦٨ ، عن زيد بن ثابت .

''اللہ تعالیٰ اس شخص کو خوش وخرم رکھے جو ہم سے حدیث سن کر یاد کر لے پھر اور لوگوں کو پہنچا دے......۔''

مذکورہ حدیث پاک میں رسول اللہ ﷺ نے ان لوگوں کے لیے تر و تازگی کی دعا فرمائی ہے جو رسول اللہ ﷺ نے مسجد خیف منیٰ میں اپنے آخری حج میں کی ہے۔

اور ایک دوسری حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے محدثین کی تعدیل فرمائی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ہوگا؟ چنانچہ ارشاد فرمایا:

((یَـحْـمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ يَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِيْفَ الْغَالِيْنَ وَ انْتِحَالَ الْمُبْطِلِيْنَ وَ تَأْوِيْلَ الْجَاهِلِيْنَ ....))

''اس علم کو ہر زمانہ کے عادل حاصل کریں گے۔ اس میں زیادتی کرنے والوں کی تحریف و تبدیل اور باطل پسندوں کے حیلہ جوئی کو اور جاہلوں کی بے جا تاویلوں کو دور کرتے رہیں گے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے:

((لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ أُمَّتِیْ ظَاهِرِيْنَ عَلَى الْحَقِّ ....)) [1]

''یعنی ایک جماعت حق پر تا قیامت برابر قائم رہے گی۔''

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں:

((هم أصحاب الحديث .)) [2]

''وہ محدثین کی جماعت ہے۔''

ایک اور حدیث میں وارد ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

((اَللّٰهُمَّ ارْحَمْ خُلَفَائِیْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَ مَنْ خُلَفَائُكَ؟ قَالَ ﷺ: اَلَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ يَرْوُنَ أَحَادِيْثِیْ وَ سُنَّتِیْ وَ يُعَلِّمُوْهَا

---

[1] سنن ابو داود، كتاب الفتن، رقم الحديث: ٤٢٥٢ .

[2] شرف أصحاب الحديث، ص: ٢٧ .

النَّاسَ .))[1]

''اے اللہ! میرے خلفاء پر رحم فرما۔ صحابہ نے عرض کیا کہ آپ کے خلفاء کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ جو میرے بعد آئیں گے۔ میری حدیثوں کو روایت کریں گے۔ میری سنتوں کی لوگوں کو تعلیم دیں گے۔''

چنانچہ محدثین نے حدیث وسنت کی تدوین وجمع کے لیے اپنی جہودِ مخلصہ بذل کیں۔ حدیث وسنت کی چھان پھٹک کے لیے اصول وضوابط قائم کیے۔ اصول حدیث اور اسماء الرجال کے نام سے بڑی بڑی ضخیم کتب مرتب کیں جو کہ امت محمدیہ ﷺ کا میزہ اور خاصہ ہے۔ جزاهم الله فی الدارین .

رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے:

((مَنْ حَفِظَ عَلٰى أُمَّتِي أَرْبَعِينَ حَدِيْثًا يَنْتَفِعُوْنَ بِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَقِيْهًا عَالِمًا .))[2]

''میری امت میں سے جس شخص نے چالیس احادیث جن سے لوگ انتفاع کرتے ہیں، حفظ کرلیں تو اللہ تعالیٰ روزِ قیامت اسے زمرۂ فقہاء وعلماء سے اٹھائے گا۔''

یہ روایت جن متعدد صحابہ سے مروی ہے ان میں علی بن ابی طالب، عبداللہ بن مسعود، معاذ بن جبل، ابو الدرداء، عبداللہ بن عمر، ابن عباس، انس بن مالک، ابوہریرہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم کے نام شامل ہیں۔

ایک دوسری روایت میں ''فی زمرة الفقهاء و العلماء'' کے الفاظ مروی ہیں اور ایک روایت میں ''و کنت له یوم القیامة شافعا و شهیدا'' کے الفاظ مروی ہیں اور ابن مسعود کی روایت میں ''قیل لـه أدخل من أي أبواب الجنة شئت'' کے الفاظ

---

[1] شرف أصحاب الحديث، ص: ٣١ .

[2] العلل المتناهية: ١/ ١١١ـ المقاصد الحسنة: ٤١١ .

مروی ہیں۔ جبکہ ابن عمر کی روایت میں ”كتب في زمرة العلماء و حشر في زمرة الشهداء“ کے الفاظ مروی ہیں۔

لیکن یہ روایات عام طور پر ضعیف بلکہ منکر اور موضوع ہیں۔ امام نووی اور حافظ ابن حجر نے تحقیق کرنے کے بعد واضح کیا ہے کہ ان تمام احادیث کی جملہ روایات انتہائی ضعیف اور نا قابل قبول ہیں، اور ان کا ضعف بھی ایسا ہے، جسے تقویت نہیں ہو سکتی۔ [1]

مگر محدثین کی حدیث کے ساتھ محبت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس حدیث کو بنیاد بنا کر ”الأربعون ، الأربعينات“ کے نام سے کتب مرتب کر دیں۔

الأربعون سے مراد حدیث کی وہ کتاب ہے جس میں کسی ایک باب سے متعلق احادیث یا مختلف ابواب سے، یا مختلف اسانید سے چالیس احادیث جمع کی جائیں۔ اس طرح کی تصانیف کا اصل سبب یہی بیان کردہ احادیث ہیں جن میں چالیس احادیث جمع کرنے والے کے لیے بہت فضیلت بیان کی گئی ہے اور اسے بشارت دی گئی ہے۔ اس طرز پر تصنیف کرنے والوں میں اولین کتاب حافظ امام عبداللہ بن المبارک (م ۱۸۱ھ) کی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو نعیم (م ۴۳۰ھ)، حافظ ابو بکر آجری (م ۳۶۰ھ)، حافظ ابو اسماعیل عبداللہ بن محمد الہروی (م ۴۸۱ھ)، ابو عبدالرحمٰن السلمی (م ۴۱۲ھ)، حافظ ابو القاسم علی بن الحسن المعروف ابن عساکر (م ۵۷۱ھ)، حافظ محمد بن محمد الطائی (م ۵۵۵ھ) نے ”الأربعين في ارشاد السائرين إلى منازل المتقين“ حافظ عفیف الدین ابو الفرج محمد عبدالرحمٰن المقری (م ۶۱۸ھ) نے ”أربعين في الجهاد و المجاهدين“، حافظ جلال الدین السیوطی (م ۹۱۱ھ) ”أربعون حديثا في قواعد الأحكام الشرعية و فضائل الأعمال“، حافظ عبدالعظیم بن عبدالقوی المنذری (م ۶۵۶ھ) نے ”الأربعون الأحكامية“، حافظ ابو الفضل احمد بن علی بن حجر العسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے ”الأربعون المنتقاة من صحيح

[1] تفصیل کے لیے دیکھیں: المقاصد الحسنة، ص: ٤١١ ـ مقدمة الأربعين للنووي، ص: ٢٨-٤٦ ـ شعب الإيمان للبيهقي: ٢/ ٢٧١، برقم: ١٧٢٧ .

مسلم" اور ابو المعالی الفارسی نے "الأربعون المخرجة فی السنن الکبری للبیهقي" اور حافظ محمد بن عبدالرحمٰن السخاوی (م۹۰۲ھ) نے "اربعون حدیثا منتقاة من کتاب "الأدب المفرد للبخاری" تحریر کی۔ اربعین میں سب سے زیادہ متداول اربعین نووی ہے۔ اس پر بہت سے علماء کے حواشی، شروحات اور زوائد موجود ہیں۔ اربعین نووی پر ہماری بھی مختصر مگر جامع شرح ہمارے مجلّہ دعوت اہل حدیث میں چھپ رہی ہے۔

أحب الصالحين و لست منهم

لعل اللّٰه يرزقني صلاحا

ہمارے زیرِ سایہ ادارہ انصار کے رئیس اور ہمارے انتہائی قریبی دوست ابو حمزہ عبدالخالق صدیقی اور ادارہ کے رفیق سفر اور ہمارے انتہائی قابل اعتماد شخصیت حافظ حامد محمود الخضری، ہمارے ان دونوں بھائیوں کی کئی ایک موضوعات پر کتب اہل علم اور طلباء سے دادِ تحسین وصول کر چکی ہیں۔ اب انہوں نے مختلف موضوعات پر علی منہج المحدثین اربعینات جمع کی ہیں۔ "الأربعون في فضل الصلاة" اور "الأربعون في حق اللّٰه و حق الخلق" زیورِ طباعت سے آراستہ ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ کام انتہائی مبارک اور نافع ہے۔ اللہ تعالیٰ مولف، مخرج اور ناشر سب کو اجر جزیل عطا فرمائے اور اس کے نفع کو عام فرما دے۔

و صلى اللّٰه على نبينا محمد و على آله و صحبه و أهل طاعته أجمعين.

و كتبه

عبداللہ ناصر رحمانی

سرپرست: ادارہ انصار السنہ پبلی کیشنز

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد للّٰه رب العالمين، و الصلاة و السلام على سيد الانبياء و المرسلين، و على آله و أصحابه أجمعين، و بعد!

حَقُّ اللّٰهِ تَعَالٰى عَلٰى عِبَادِهٖ

اللہ تعالیٰ کا بندوں پر حق

قَالَ تَعَالٰى: ﴿نَبِّئْ عِبَادِيْٓ اَنِّيْٓ اَنَا الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ۝ وَ اَنَّ عَذَابِيْ هُوَ الْعَذَابُ الْاَلِيْمُ ۝﴾ (الحجر: ٤٩-٥٠)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”(اے نبی!) میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں بہت ہی بخشنے والا اور بڑا ہی مہربان ہوں۔ اور ساتھ ہی میرا عذاب بھی نہایت دردناک ہے۔“

[١]...... ((عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رضی اللہ عنہ، قَالَ: بَيْنَا أَنَا رَدِيفُ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم، لَيْسَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ إِلَّا أَخِرَةُ الرَّحْلِ، فَقَالَ: يَا مُعَاذُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذُ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ أَنْ يَعْبُدُوهُ وَلَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا، ثُمَّ سَارَ سَاعَةً، ثُمَّ قَالَ: يَا مُعَاذَ ابْنَ جَبَلٍ! قُلْتُ: لَبَّيْكَ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَسَعْدَيْكَ، قَالَ: هَلْ تَدْرِي مَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ إِذَا فَعَلُوهُ؟ قُلْتُ: اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ، قَالَ: حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللّٰهِ أَنْ لَا يُعَذِّبَهُمْ.))[1]

[1] صحيح بخارى، كتاب الرقاق، رقم: ٦٥٠٠ـ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٣٠.

((وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى: عَنْ مُعَاذٍ، قَالَ: فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَفَلا أُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ؟ قَالَ: لَا تُبَشِّرْهُمْ فَيَتَّكِلُوْا.))

''حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ سوا کجاوہ کے آخری حصہ کے میرے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی چیز حائل نہیں تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک، یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک یا رسول اللہ! پھر تھوڑی دیر مزید آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چلتے رہے۔ پھر ارشاد فرمایا اے معاذ! میں نے عرض کیا لبیک وسعدیک رسول اللہ! فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ اللہ کا اپنے بندوں پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ ارشاد فرمایا، اللہ کا بندوں پر یہ حق ہے کہ وہ اللہ ہی کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھوڑی دیر چلتے رہے اور فرمایا اے معاذ بن جبل! میں نے عرض کیا، لبیک و سعدیک، یا رسول اللہ! فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ جب بندے یہ کرلیں تو ان کا اللہ پر کیا حق ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول کو زیادہ علم ہے۔ فرمایا کہ بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے کہ وہ انہیں عذاب نہ دے۔''

''اور دوسری روایت میں آیا ہے، حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! کیا میں لوگوں کو خوشخبری نہ سنا دوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لوگوں کو خوشخبری نہ سنانا، ورنہ وہ بس اسی پر توکل کرلیں گے۔''

قَالَ تَعَالٰى: ﴿وَمَا اللّٰهُ يُرِيْدُ ظُلْمًا لِّلْعٰلَمِيْنَ ﴿١٠٨﴾﴾ (آل عمران: ١٠٨)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کا ارادہ لوگوں پر ظلم کرنے کا نہیں۔''

وَ قَالَ تَعَالٰى: ﴿مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَ

مَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ② ﴾ (فاطر: ٢)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اللہ جو رحمت لوگوں کے لیے کھول دے پھر اس کا کوئی بند کرنے والا نہیں اور جس کو بند کر دے پھر اس کے بعد اس کا کوئی جاری کرنے والا نہیں اور وہی غالب حکمت والا ہے۔''

وَ قَالَ تَعَالٰی: ﴿ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـــًٔا ۭ وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ۱۴۴ ﴾ (آل عمران: ١٤٤)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا۔''

[٢]...... ((عَنْ اَبِی ذَرٍّ، عَنِ النَّبِیِّ ﷺ، فِیمَا رَوٰی عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: اَنَّهٗ قَالَ: يَا عِبَادِي! اِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي، وَجَعَلْتُهٗ بَيْنَكُمْ مُحَرَّمًا، فَلَا تَظَالَمُوا، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ ضَالٌّ اِلَّا مَنْ هَدَيْتُهٗ، فَاسْتَهْدُونِي اَهْدِكُمْ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ جَائِعٌ اِلَّا مَنْ اَطْعَمْتُهٗ، فَاسْتَطْعِمُونِي اُطْعِمْكُمْ، يَا عِبَادِي! كُلُّكُمْ عَارٍ اِلَّا مَنْ كَسَوْتُهٗ، فَاسْتَكْسُونِي اَكْسُكُمْ، يَا عِبَادِي! اِنَّكُمْ تُخْطِئُونَ بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَاَنَا اَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا، فَاسْتَغْفِرُونِي اَغْفِرْ لَكُمْ، يَا عِبَادِي! اِنَّكُمْ لَنْ تَبْلُغُوا ضَرِّي فَتَضُرُّونِي، وَلَنْ تَبْلُغُوا نَفْعِي فَتَنْفَعُونِي، يَا عِبَادِي! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰى اَتْقٰى قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ مِنْكُمْ، مَا زَادَ ذٰلِكَ فِي مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، كَانُوا عَلٰى اَفْجَرِ قَلْبِ رَجُلٍ وَاحِدٍ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي شَيْئًا، يَا عِبَادِي! لَوْ اَنَّ اَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ، وَاِنْسَكُمْ وَجِنَّكُمْ، قَامُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ،

فَسَأَلُونِی ، فَأَعْطَيْتُ كُلَّ إِنْسَانٍ مَسْأَلَتَهُ ، مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِمَّا عِنْدِی ، إِلَّا كَمَا يَنْقُصُ الْمِخْيَطُ إِذَا أُدْخِلَ الْبَحْرَ ، يَا عِبَادِی! إِنَّمَا هِیَ أَعْمَالُكُمْ أُحْصِيهَا لَكُمْ ، ثُمَّ أُوَفِّيكُمْ إِيَّاهَا ، فَمَنْ وَجَدَ خَيْرًا ، فَلْيَحْمَدِ اللّٰهَ ، وَمَنْ وَجَدَ غَيْرَ ذٰلِكَ ، فَلَا يَلُومَنَّ إِلَّا نَفْسَهُ .))[1]

((قَالَ سَعِيدٌ: كَانَ أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ ، إِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيثِ ، جَثَا عَلٰى رُكْبَتَيْهِ .))

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد ہے: ''اے میرے بندو! میں نے اپنے آپ پر ظلم کو حرام قرار دیا ہے اور تم پر بھی حرام کر دیا ہے پس تم ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم سب گمراہ ہو البتہ وہ گمراہ نہیں جس کو میں ہدایت عطا کروں پس تم مجھ سے ہدایت طلب کرو، میں تمہیں ہدایت عطا کروں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو البتہ جس کو میں کھانا کھلاؤں پس تم مجھ سے کھانا طلب کرو، میں تمہیں کھانا کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب ننگے ہو البتہ جس کو میں لباس پہناؤں پس تم مجھ سے لباس طلب کرو، میں تمہیں لباس پہناؤں گا، اے میرے بندو! تم رات دن خطائیں کرتے ہو اور میں تمام گناہوں کو معاف کر دیتا ہوں تم مجھ سے معافی طلب کرو، میں تمہیں معاف کر دوں گا۔ اے میرے بندو! تم مجھے تکلیف پہنچانے کی طاقت نہیں رکھتے اور تم مجھے فائدہ پہنچانے کی بھی طاقت نہیں رکھتے۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے، جن اور انسان کسی سب سے زیادہ پرہیزگار انسان کی صورت اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ اضافہ نہیں ہوتا۔ اے میرے بندو! اگر

[1] صحیح مسلم، كتاب البر و الصلة، رقم: ٢٥٧٧ .

تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن تم میں سے کسی سب سے زیادہ فاسق و فاجر انسان کی شکل اختیار کر لیں تو اس سے میری بادشاہت میں کچھ کمی نہیں آ سکتی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے پہلے پچھلے انسان اور جن ایک مقام میں جمع ہو جائیں اور مجھ سے سوال کریں اور میں ہر انسان کا سوال پورا کر دوں تو اس سے میری بادشاہت میں صرف اس قدر کمی آ سکتی ہے جس طرح کہ سوئی کو جب سمندر میں ڈبویا جائے تو سمندر میں جس قدر کمی آتی ہے۔ اے میرے بندو! تمہارے ہی اعمال ہیں، میں انہیں شمار کر رہا ہوں پھر تمہیں ان کو پورا پورا بدلہ دوں گا پس جس شخص کو اچھا بدلہ ملے وہ اس پر اللہ کی تعریف کرے اور جسے سزا ملے تو وہ خود کو ہی ملامت کرے۔''

حدیث کے راوی سعید کا کہنا ہے: ''جب ابو ادریس الخولانی رحمہ اللہ یہ حدیث بیان کرتے تو احتراماً اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ جاتے۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَ لَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَ لَا يَزْنُوْنَ ۚ وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا ۙ﴾ (الفرقان: ٦٨)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور وہ لوگ اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پکارتے اور کسی ایسے شخص کو جسے قتل کرنا اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہو وہ بجز حق کے قتل نہیں کرتے، نہ وہ زنا کے مرتکب ہوتے ہیں اور جو کوئی یہ کام کرے وہ اپنے اوپر سخت وبال لائے گا۔''

[٣]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رضی اللہ عنہ، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَيُّ الذَّنْبِ أَعْظَمُ؟ قَالَ: أَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا، وَهُوَ خَلَقَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ مِنْ اَجْلِ أَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ، قُلْتُ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: أَنْ تُزَانِيَ حَلِيلَةَ جَارِكَ.)) [1]

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الشهادات، رقم: ٦٨١١ـ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٨٦.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے پوچھا اے اللہ کے رسول! کون سا گناہ سب سے بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تم اللہ کا کسی کو شریک بناؤ حالانکہ اس نے تمہیں پیدا کیا ہے۔ میں نے پوچھا: اس کے بعد؟ فرمایا: یہ کہ تم اپنی اولاد کو اس خطرے سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں تمہارے ساتھ شریک ہوگی۔ میں نے پوچھا اس کے بعد؟ فرمایا یہ کہ تم اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔‘‘

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ الَّذِيْنَ لَا يَشْهَدُوْنَ الزُّوْرَ ۙ وَ اِذَا مَرُّوْا بِاللَّغْوِ مَرُّوْا كِرَامًا ۝﴾ (الفرقان: ٧٢)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ’’اور جو لوگ جھوٹی گواہی نہیں دیتے اور جب کسی لغو چیز پر ان کا گزر ہوتا ہے تو شرافت سے گزر جاتے ہیں۔‘‘

[٤]...... ((عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رضي الله عنه ، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: أَلَا أُنَبِّئُكُمْ بِأَكْبَرِ الْكَبَائِرِ؟ ثَلَاثًا ، قَالُوا: بَلَى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: الْإِشْرَاكُ بِاللّٰهِ ، وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ ، وَجَلَسَ وَكَانَ مُتَّكِئًا ، فَقَالَ: أَلَا وَقَوْلُ الزُّورِ ، وَ شَهَادَةُ الزُّوْرِ ، فَمَا زَالَ يُكَرِّرُهَا ، حَتَّى قُلْنَا: لَيْتَهُ سَكَتَ .)) [1]

’’حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کیا میں تم لوگوں کو سب سے بڑے گناہ نہ بتاؤں؟ تین بار آپ ﷺ نے اسی طرح ارشاد فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا، ہاں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نافرمانی کرنا، آپ اس وقت تک ٹیک لگائے ہوئے تھے لیکن اب آپ سیدھے بیٹھ گئے اور فرمایا، ہاں اور جھوٹی گواہی بھی۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے اس جملے کو

[1] صحيح بخاری ، كتاب الشهادات ، رقم: ٢٦٥٤ـ صحيح مسلم ، كتاب الإيمان ، رقم: ٨٧ .

اتنی مرتبہ دہرایا کہ ہم کہنے لگے کاش! آپ خاموش ہو جاتے۔“

[٥]...... ((عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ، فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ، فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً، فَقَالَ لَهَا: مَا شَأْنُكِ؟ قَالَتْ: أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا، فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا، فَقَالَ: كُلْ، قَالَ: فَإِنِّي صَائِمٌ، قَالَ: مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ، قَالَ: فَأَكَلَ، فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ، ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ، قَالَ: نَمْ، فَنَامَ، ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ، فَقَالَ: نَمْ، فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ، قَالَ سَلْمَانُ: قُمِ الْآنَ، فَصَلَّيَا، فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ: إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ، فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ، فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: صَدَقَ سَلْمَانُ.)) [1]

”حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت سلمان اور ابو الدرداء رضی اللہ عنہما میں (ہجرت کے بعد) بھائی چارہ کرایا تھا۔ ایک مرتبہ سلمان رضی اللہ عنہ، ابو درداء رضی اللہ عنہ سے ملاقات کے لیے گئے تو (ان کی عورت) ام درداء رضی اللہ عنہا کو بہت پھٹے پرانے حال میں دیکھا۔ ان سے پوچھا کہ یہ حالت کیوں بنا رکھی ہے؟ ام درداء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ تمہارے بھائی ابو الدرداء رضی اللہ عنہ ہیں جن کو دنیا کی کوئی حاجت ہی نہیں ہے۔ پھر حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ بھی آ گئے اور ان کے سامنے کھانا حاضر کیا اور کہا کہ کھانا کھاؤ، انہوں نے کہا کہ میں تو روزے سے ہوں، اس پر حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس وقت تک کھانا نہیں کھاؤں گا جب تک تم خود بھی شریک نہ ہو گے۔ راوی نے بیان کیا کہ

[1] صحيح بخاري، كتاب الصوم، رقم: ١٩٦٨ .

پھر وہ کھانے میں شریک ہو گئے۔ (اور روزہ توڑ دیا) رات ہوئی تو ابو درداء رضی اللہ عنہ عبادت کے لیے اٹھے اور اس مرتبہ بھی سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی سو جاؤ۔ پھر جب رات کا آخری حصہ ہوا تو حضرت سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھا اب اٹھ جاؤ۔ چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی۔ اس کے بعد سلمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تمہارے رب کا بھی تم پر حق ہے۔ جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے۔ اس لیے ہر حق والے کے حق کو ادا کرنا چاہیے۔ پھر آپ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا تذکرہ کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلمان رضی اللہ عنہ نے سچ کہا۔''

حُقُوقُ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾﴾ (الأحزاب: ٥٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک اللہ اور اس کے فرشتے اس نبی پر رحمت بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھی بھیجتے رہا کرو۔''

[٦]...... ((عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِی لَيْلَى ، قَالَ لَقِيَنِی كَعْبُ بْنُ عُجْرَةَ ، فَقَالَ: أَلَا أُهْدِی لَكَ هَدِيَّةً؟ إِنَّ النَّبِیَّ ﷺ خَرَجَ عَلَيْنَا ، فَقُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَدْ عَلِمْنَا كَيْفَ نُسَلِّمُ عَلَيْكَ ، فَكَيْفَ نُصَلِّی عَلَيْكَ؟ قَالَ: فَقُولُوا اللَّهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى آلِ إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ ، اللَّهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ ، وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ

إِبْرَاهِيمَ إِنَّكَ حَمِيدٌ مَجِيدٌ .)) [1]

''عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت ہے کہ سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ مجھ سے ملے اور کہا کہ میں تمہیں ایک تحفہ نہ دوں؟ (یعنی ایک عمدہ حدیث نہ سناؤں) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں تشریف لائے تو ہم نے کہا یا رسول اللہ! یہ تو ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ ہم آپ کو سلام کس طرح کریں، لیکن آپ پر درود ہم کس طرح بھیجیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح کہو: ''اے اللہ! محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) پر اپنی رحمت نازل کر اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر، جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر رحمت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور صاحب فضل و کرم ہے۔ اے اللہ! محمد پر اور آل محمد پر برکت نازل کر جیسا کہ تو نے ابراہیم اور آل ابراہیم پر برکت نازل کی، بلاشبہ تو تعریف کیا ہوا اور صاحب فضل و کرم ہے۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَ اَبْنَآؤُكُمْ وَ اِخْوَانُكُمْ وَ اَزْوَاجُكُمْ وَ عَشِيْرَتُكُمْ وَ اَمْوَالُ ۨاقْتَرَفْتُمُوْهَا وَ تِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَ مَسٰكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ جِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ ؕ وَ اللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفٰسِقِيْنَ ۝ ﴾ (التوبة: ٢٤)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''آپ کہہ دیجیے کہ اگر تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارے کنبے قبیلے اور تمہارے کمائے ہوئے مال اور وہ تجارت جس کی کمی سے تم ڈرتے ہو اور وہ حویلیاں جنہیں تم پسند کرتے ہو اگر یہ تمہیں اللہ سے اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے بھی زیادہ عزیز ہیں، تو تم انتظار کرو کہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب لے آئے۔ اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا۔''

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الدعوات، رقم: ٦٣٥٧ ـ صحيح مسلم، كتاب الصلاة، رقم: ٤٠٦ .

[۷]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ، قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَهُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَا، وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْكَ مِنْ نَفْسِكَ، فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: فَإِنَّهُ الْآنَ وَاللّٰهِ! لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلْآنَ يَا عُمَرُ.)) [1]

''حضرت عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ تھے اور آپ ﷺ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں، سوا میری اپنی جان کے۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: نہیں، اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ (ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا) جب میں تمہیں تمہاری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہ ہو جاؤں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پھر اللہ کی قسم! اب آپ مجھے میری اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں، عمر! اب تیرا ایمان پورا ہوا۔''

حُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ

والدین کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ ۚ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْ لِيْ وَلِوَالِدَيْكَ ۭ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ ﴾ (۱۴)

(لقمان: ١٤)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''ہم نے انسان کو اس کے ماں باپ کے متعلق نصیحت

[1] صحيح بخاري، كتاب الأيمان و النذور، رقم: ٦٦٣٢.

کی ہے، اس کی ماں نے دکھ پر دکھ اٹھا کر اسے حمل میں رکھا اور اس کی دودھ چھڑائی دو برس میں ہے کہ تو میری اور اپنے ماں باپ کی شکر گزاری کر، (تم سب کو) میری ہی طرف لوٹ کر آنا ہے۔''

[۸]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ أَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِي؟ قَالَ: أُمُّكَ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أُمُّكَ ، قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ أَبُوكَ .)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ عرض کیا: اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ فرمایا کہ تمہاری ماں ہے۔ انہوں نے پوچھا اس کے بعد کون ہے؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر تمہارا باپ ہے۔''

[۹]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما ، قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ ، فَاسْتَأْذَنَهُ فِي الْجِهَادِ ، فَقَالَ: أَحَيٌّ وَالِدَاكَ ، قَالَ: نَعَمْ ، قَالَ: فَفِيهِمَا فَجَاهِدْ .)) [2]

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک صحابی نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ ﷺ سے جہاد میں شرکت کی اجازت

---

[1] صحيح بخارى، كتاب الأدب، رقم: ٥٩٧١ـ صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: ٢٥٤٨ .

[2] صحيح بخارى، كتاب الجهاد و السير، رقم: ٣٠٠٤ـ صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: ٢٥٤٩ .

چاہی۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟ انہوں نے کہا کہ جی ہاں! آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر انہی میں جہاد کرو۔ (یعنی ان کو خوش رکھنے کی کوشش کرو)۔''

[۱۰]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ، قَالَ: سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ: أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ؟ قَالَ: الصَّلَاةُ عَلٰى وَقْتِهَا ، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ ، قَالَ: ثُمَّ أَيٌّ؟ قَالَ: الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، قَالَ: حَدَّثَنِي بِهِنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ، وَلَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي .)) [1]

''سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا، اس کے بعد، ارشاد فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ عرض کیا اس کے بعد، آپ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں اور سوالات کرتا تو آپ اور زیادہ بھی بتلاتے (لیکن میں نے بطور ادب خاموشی اختیار کی)۔''

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ﴾ (الانعام: ۱۰۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور گالی مت دو ان کو جن کی یہ لوگ اللہ کو چھوڑ کر عبادت کرتے ہیں کیونکہ پھر وہ براہ جہالت حد سے گزر کر اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کریں گے۔''

[۱۱]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ

---

[1] صحيح بخاری، كتاب مواقيت الصلاة، رقم: ٥٢٧ـ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٨٥ .

اللّٰهِ ﷺ: إِنَّ مِـنْ أَكْبَـرِ الْكَبَائِرِ أَنْ يَلْعَنَ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ ، قِيلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَكَيْفَ يَلْعَنُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ؟ قَالَ: يَسُبُّ الرَّجُلُ أَبَا الرَّجُلِ ، فَيَسُبُّ أَبَاهُ، وَيَسُبُّ أُمَّهُ ، فَيَسُبُّ أُمَّهُ .)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ! کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اس کے باپ کو اور اس کی ماں کو برا بھلا کہے گا۔''

حُقُوقُ ذَوِى الْأَرْحَامِ

قریبی رشتہ داروں کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ وَ تُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ۝۲۲﴾ (محمد: ٢٢)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم سے یہ بھی بعید نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم زمین میں فساد برپا کردو اور رشتے ناتے توڑ ڈالو۔''

[١٢]...... ((عَـنْ أَبِـى هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَـالَ: إِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْـخَلْقَ حَتَّى إِذَا فَرَغَ مِنْ خَلْقِهِ ، قَالَتِ الرَّحِمُ: هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِكَ مِنَ الْقَطِيعَةِ؟ قَالَ: نَعَمْ ، أَمَا تَرْضَيْنَ أَنْ أَصِلَ مَنْ وَصَلَكِ ، وَأَقْـطَـعَ مَـنْ قَـطَـعَكِ؟ قَالَتْ: بَلَى يَا رَبِّ! قَالَ: فَهُوَ لَكِ ، قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ

[1] صحيح بخارى، كتاب الأدب، رقم: ٥٩٧٣ـ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٩٠ .

تُفۡسِدُوۡا فِی الۡاَرۡضِ وَتُقَطِّعُوۡۤا اَرۡحَامَکُمۡ ﴿۲۲﴾ [محمد: ۲۲] .)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مخلوق پیدا کی اور جب اس سے فراغت ہوئی تو رحم نے عرض کیا کہ یہ اس شخص کی جگہ ہے جو قطعی رحمی سے تیری پناہ مانگے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہاں کہا تم اس پر راضی نہیں کہ میں اس سے جوڑوں گا جو تم سے اپنے آپ کو جوڑے اور اس سے توڑ لوں گا جو تم سے اپنے آپ کو توڑ لے؟ رحم نے کہا کیوں نہیں، اے رب! اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ پس یہ تجھ کو دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بعد فرمایا کہ اگر تمہارا جی چاہے تو یہ آیت پڑھ لو: ﴿فَهَلْ عَسَيْتُمْ إِنْ تَوَلَّيْتُمْ أَنْ تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ وَتُقَطِّعُوا أَرْحَامَكُمْ﴾ [محمد: ۲۲] ''کچھ عجیب نہیں کہ اگر تم کو حکومت مل جائے تو تم ملک میں فساد برپا کر دو اور رشتے ناطے توڑ ڈالو۔''

[۱۳]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ ، عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ الرَّحِمَ شِجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ ، فَقَالَ اللّٰهُ: مَنْ وَصَلَكِ وَصَلْتُهُ ، وَمَنْ قَطَعَكِ قَطَعْتُهُ .)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحم کا تعلق رحمٰن سے جڑا ہوا ہے پس جو کوئی اس سے اپنے آپ کو جوڑتا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں بھی اس کو اپنے سے جوڑ لیتا ہوں اور جو کوئی اسے توڑتا ہے میں بھی اپنے آپ کو اس سے توڑ لیتا ہوں۔''

[۱۴]...... ((عَنْ عَائِشَةَ ، قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : الرَّحِمُ

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: ۵۹۸۷۔ صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: ۲۵۵۴ .

[2] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: ۵۹۸۸ .

مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُولُ: مَنْ وَصَلَنِی وَصَلَهُ اللّٰهُ ، وَمَنْ قَطَعَنِی قَطَعَهُ اللّٰهُ .)) [1]

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: رحم (رشتہ داری رحمٰن سے ملی ہوئی) شاخ ہے جو شخص اس سے ملے میں اس سے ملتا ہوں اور جو اس سے قطع تعلق کرے میں اس سے قطع تعلق کرتا ہوں۔''

[۱۵]...... ((عَنْ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ ، أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُولُ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ .)) [2]

''جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔''

حُقُوقُ الزَّوْجَیْنِ

میاں بیوی کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِیحٌ بِإِحْسَانٍ﴾

(البقرة: ۲۲۹)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس یا تو اچھائی سے روکنا یا عمدگی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔''

[۱٦]...... ((عَنْ أَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ فَإِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ، وَإِنَّ أَعْوَجَ شَیْءٍ فِی الضِّلَعِ أَعْلَاهُ خَیْرًا فَإِنْ ذَهَبْتَ تُقِیمُهُ كَسَرْتَهُ ، وَإِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ

[1] صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: ۲۵۵۵۔ صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۵۹۸۹ .

[2] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ۵۹۸٤۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة و الأدب، رقم: ۲۵۵٦ .

يَزَلْ أَعْوَجَ اسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا .)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں عورتوں کے بارے میں بھلائی کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور پسلی میں بھی سب سے زیادہ ٹیڑھا اس کے اوپر کا حصہ ہے۔ اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو اسے توڑ ڈالو گے اور اگر اسے چھوڑ دو گے تو وہ ٹیڑھی ہی باقی رہ جائے گی۔ اس لیے میں تمہیں عورتوں کے بارے میں اچھے سلوک کی وصیت کرتا ہوں۔''

[۱۷]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: إِذَا دَعَا الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ إِلَى فِرَاشِهِ فَأَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ عَلَيْهَا، لَعَنَتْهَا الْمَلَائِكَةُ حَتَّى تُصْبِحَ .)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کسی مرد نے اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلایا، لیکن اس نے آنے سے انکار کر دیا اور مرد اس پر غصہ ہو کر سو گیا، تو صبح تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔''

[۱۸]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: لَا تَصُوْمُ الْمَرْأَةُ وَبَعْلُهَا شَاهِدٌ إِلَّا بِإِذْنِهِ .)) [3]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر شوہر گھر پر موجود ہو تو کوئی عورت اس کی اجازت کے بغیر (نفلی) روزہ نہ رکھے۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب النكاح، رقم: ٥١٨٦ـ صحيح مسلم، كتاب النكاح، رقم: ١٤٦٨ .

[2] صحيح بخاری، كتاب بدء الخلق، رقم: ٣٢٣٧ـ صحيح مسلم، كتاب النكاح، رقم: ١٤٣٦ .

[3] صحيح بخاری، كتاب النكاح، رقم: ٥١٩٢ـ صحيح مسلم، كتاب الزكاة، رقم: ١٠٢٦ .

حُقُوقُ اَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ

مسلمان حکمرانوں کے حقوق

قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: ﴿وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا وَ اَوْحَیْنَاۤ اِلَیْهِمْ فِعْلَ الْخَیْرٰتِ وَ اِقَامَ الصَّلٰوةِ وَ اِیْتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَ كَانُوْا لَنَا عٰبِدِیْنَ ۚۙ﴾ (الانبیاء: ۷۳)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے انہیں پیشوا بنا دیا کہ ہمارے حکم سے لوگوں کی رہبری کریں اور ہم نے ان کی طرف نیک کام کرنے اور نماز قائم رکھنے اور زکاۃ دینے کی وحی (تلقین) کی، اور وہ سب کے سب ہمارے عبادت گزار بندے تھے۔''

وَ قَالَ عَزَّوَجَلَّ: ﴿وَ جَعَلْنٰهُمْ اَىِٕمَّةً یَّدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ ۚ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَا یُنْصَرُوْنَ﴾ (القصص: ٤١)

اور اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ''اور ہم نے انہیں ایسے امام بنا دیئے کہ لوگوں کو جہنم کی طرف بلائیں اور روز قیامت مطلق مدد نہ کیے جائیں۔''

[١٩]...... ((عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْخَيْرِ، وَكُنْتُ أَسْأَلُهُ عَنِ الشَّرِّ، مَخَافَةَ أَنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! إِنَّا كُنَّا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ، فَجَاءَنَا اللّٰهُ بِهٰذَا الْخَيْرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذَا الْخَيْرِ مِنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيْرٍ؟ قَالَ: نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ، قُلْتُ: وَمَا دَخَنُهُ؟ قَالَ: قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيْرِ هَدْيِي، تَعْرِفُ مِنْهُمْ وَتُنْكِرُ، قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ

ذَلِكَ الْـخَيْـرِ مِـنْ شَرٍّ؟ قَالَ: نَعَمْ ، دُعَاةٌ إِلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ ، مَنْ أَجَـابَهُـمْ إِلَيْهَـا ، قَذَفُوهُ فِيهَا ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ صِفْهُمْ لَنَا ، فَقَالَ: هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا ، وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا ، قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَـنِـي ذَلِكَ؟ قَـالَ: تَـلْـزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ ، فَـقُـلْـتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ؟ قَالَ: فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْـفِـرَقَ كُـلَّـهَـا ، وَلَـوْ أَنْ تَـعَـضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ وَأَنْتَ عَلٰى ذَلِكَ .)) [1]

''جناب ابوادریس خولانی فرماتے ہیں کہ انہوں نے سیدنا حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا۔ اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی شر نہ پیدا ہو جائے۔ میں نے پوچھا یا رسول اللہ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ ہو گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں۔ میں نے پوچھا کیا اس شر کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاں لیکن اس خیر میں کمزوری ہو گی۔ میں نے پوچھا کہ کمزوری کیا ہو گی؟ فرمایا کہ کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے، ان کی بعض باتیں اچھی ہوں گی لیکن بعض میں تم برائی دیکھو گے۔ میں نے پوچھا کیا پھر دور خیر کے بعد دور شر آئے گا؟ فرمایا کہ ہاں جہنم کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے، جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں جھٹک دیں گے۔ میں نے کہا یا رسول اللہ! ان کی کچھ صفت بیان کیجیے۔ فرمایا کہ وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان عربی بولیں گے۔ میں

[1] صحيح بخاری، كتاب الفتن، رقم: ٧٠٨٤۔ صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: ١٨٤٧ .

نے پوچھا پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ مجھے ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔ میں نے کہا کہ اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ فرمایا کہ پھر ان تمام لوگوں سے الگ ہو کر خواہ تمہیں جنگل میں جا کر درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آ جائے۔''

[۲۰]...... ((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ، اَوْ يَدْعُو اِلَى عَصَبَةٍ، اَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً، فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلٰى اُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، وَلَا يَتَحَاشٰى مِنْ مُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِيْ لِذِي عَهْدٍ عَهْدَهُ، فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ.)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو شخص (امیر کی) اطاعت سے الگ ہوا اور جماعت (کے نظم) سے علیحدہ ہوا، وہ اسی حالت میں فوت ہوا تو وہ جاہلیت کی موت مرا اور جو شخص اندھا دھند یعنی نامعلوم جھنڈے کے نیچے لڑتا رہا، عصبیت کے پیش نظر غصے میں آیا، عصبیت کی بنیاد پر دعوت دیتا رہا یا عصبیت کی وجہ سے مدد کرتا رہا اور قتل ہو گیا تو اس کا قتل ہونا جاہلیت کے انداز کا ہے اور جو شخص میری امت کے خلاف تلوار لے کر نکلا، نیک و بد سب کو تہ وتیغ کرتا ہے اور کسی مومن انسان کی اسے کچھ پروا نہیں اور نہ ہی اسے کسی عہد والے کے عہد کا کچھ پاس ہے تو وہ مجھ سے نہیں اور نہ ہی میرا اس سے کچھ تعلق ہے۔''

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: ١٨٤٨ .

[۲۱]...... ((عَنْ وَآئِلِ بْنِ حُجْرٍ، قَالَ: سَأَلَ سَلَمَةُ بْنُ يَزِيدَ الْجُعْفِيُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ، فَقَالَ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ قَامَتْ عَلَيْنَا أُمَرَآءُ يَسْأَلُونَا حَقَّهُمْ، وَيَمْنَعُونَا حَقَّنَا، فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَأَعْرَضَ عَنْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فِي الثَّانِيَةِ أَوْ فِي الثَّالِثَةِ فَجَذَبَهُ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ، وَقَالَ: اسْمَعُوا وَأَطِيعُوا، فَإِنَّمَا عَلَيْهِمْ مَا حُمِّلُوا وَعَلَيْكُمْ مَّا حُمِّلْتُمْ.)) [1]

''حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سلمہ بن یزید رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرتے ہوئے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ بتائیں! اگر امراء ہم پر مقرر ہوں جو ہم سے اپنے حقوق کا مطالبہ کریں (لیکن) ہمیں ہمارے حقوق نہ دیں تو آپ ﷺ ہمیں کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا، سنو اور اطاعت کرو اس لیے کہ ان پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو ان پر ڈال دی گئی ہیں اور تم پر وہ ذمہ داریاں ہیں جو تم پر ڈال دی گئی ہیں۔''

حُقُوقُ الْأَئِمَّةِ وَ أَفْرَادِ الرَّعِيَّةِ

حکمرانوں اور رعایا کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَ أَطِيعُوا الرَّسُوْلَ وَ أُولِي الْأَمْرِ مِنْكُمْ ﴾ (النساء: ٥٩)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! فرمانبرداری کرو اللہ تعالیٰ کی اور فرمانبرداری کرو رسول (ﷺ) کی اور تم میں سے اختیار والوں کی ......۔''

[۲۲]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

[1] صحيح مسلم، كتاب الإمارة، رقم: ١٨٤٦.

أَلَا كُلُّكُمْ رَاعٍ ، وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، فَالْإِمَامُ الَّذِى عَلَى النَّاسِ رَاعٍ ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِهِ ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ ، وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى أَهْلِ بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهِ ، وَهِىَ مَسْئُولَةٌ عَنْهُمْ ، وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهِ ، وَهُوَ مَسْئُولٌ عَنْهُ ، أَلَا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ .)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آ گاہ ہو جاؤ، تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا۔ مرد اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اور اس سے اس کی رعایا کے بارے میں سوال ہو گا اور عورت اپنے شوہر کے گھر والوں اور اس کے بچوں کی نگہبان ہے اور اس سے ان کے بارے میں سوال ہو گا اور کسی شخص کا غلام اپنے سردار کے مال کا نگہبان ہے اور اس سے اس کے بارے میں سوال ہو گا۔ آ گاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارے میں پرسش ہو گی۔''

حُقُوقُ النَّفْسِ وَ الْأَهْلِ وَ الزَّائِرِ

اپنے نفس، بیوی بچوں اور مہمان کے حقوق

[۲۳]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ لِى النَّبِىُّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَلَمْ أُخْبَرْ أَنَّكَ تَقُومُ اللَّيْلَ ، وَتَصُومُ النَّهَارَ؟ قُلْتُ: إِنِّى أَفْعَلُ ذٰلِكَ ، قَالَ: فَإِنَّكَ إِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ ، هَجَمَتْ عَيْنُكَ وَنَفِهَتْ نَفْسُكَ ، وَإِنَّ لِنَفْسِكَ حَقًّا ، وَلِأَهْلِكَ حَقًّا ، فَصُمْ وَأَفْطِرْ ، وَقُمْ وَنَمْ .)) [2]

---

[1] صحيح بخارى ، كتاب الأحكام ، رقم: ٧١٣٨ ـ صحيح مسلم ، كتاب الإمارة ، رقم: ١٨٢٩ .
[2] صحيح بخارى ، كتاب التهجد ، رقم: ١١٥٤ ـ صحيح مسلم ، كتاب الصيام ، رقم: ١١٥٩ .

''حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ کیا یہ خبر صحیح ہے کہ تم رات بھر عبادت کرتے ہو اور پھر دن میں روزے رکھتے ہو؟ میں نے کہا کہ ہاں حضور میں ایسا ہی کرتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لیکن اگر تم ایسا کرو گے تو تمہاری آنکھیں (بیداری کی وجہ سے) بیٹھ جائیں گی اور تیری جان ناتواں ہو جائے گی۔ یہ جان لو کہ تم پر تمہارے نفس کا بھی حق ہے اور بیوی بچوں کا بھی۔ اس لیے کبھی روزہ بھی رکھو اور کبھی بلا روزے کے بھی رہو، عبادت بھی کرو اور سوؤ بھی۔''

حُقُوقُ الْجَارِ
پڑوسی کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ﴾ (النساء: ٣٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو سے لگے ہوئے دوست، اور مسافر (کے ساتھ بھی اچھا برتاؤ کرو)۔''

[٢٤]...... ((عَنْ أَبِی شُرَیْحٍ وَ أَبِي هُرَیْرَةَ: أَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ، وَاللّٰهِ لَا یُؤْمِنُ، قِیلَ: وَمَنْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ؟ قَالَ: الَّذِی لَا یَأْمَنُ جَارُهُ بَوَایِقَهُ.)) [1]

''حضرت ابوشریح اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

[1] صحیح بخاری، کتاب الأب، رقم: ٦٠١٦ ـ صحیح مسلم، کتاب الإیمان، رقم: ٤٦ .

نے بیان کیا: اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں، اللہ کی قسم! وہ ایمان والا نہیں۔ عرض کیا گیا کون یا رسول اللہ؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا وہ شخص جس کے شر سے اس کا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔''

[٢٥]...... ((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَمْنَعْ جَارٌ جَارَهُ أَنْ يَغْرِزَ خَشَبَهُ فِی جِدَارِهِ، ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ: مَا لِی أَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِينَ؟ وَاللّٰهِ! لَأَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ أَكْتَافِكُمْ.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی گاڑنے سے نہ روکے۔ پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے: یہ کیا بات ہے کہ میں تمہیں اس سے منہ پھیرنے والا پاتا ہوں۔ اللہ کی قسم! میں تو اس حدیث کا تمہارے سامنے برابر اعلان کرتا ہی رہوں گا۔''

حَقُّ الْأَقْرَبِ مِنَ الْجِيرَانِ

پڑوسیوں میں سے قریبی کا حق

[٢٦]...... ((عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنَّ لِی جَارَيْنِ فَإِلَى أَيِّهِمَا أُهْدِی؟ قَالَ: إِلَى أَقْرَبِهِمَا مِنْكِ بَابًا.)) [2]

''سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میری دو پڑوسنیں ہیں (اگر ہدیہ ایک ہو تو) میں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جس کا دروازہ تم سے (یعنی تمہارے دروازے

[1] صحيح بخاری، كتاب المظالم، رقم: ٢٤٦٣۔ صحيح مسلم، كتاب المساقاة، رقم: ١٦٠٩ .
[2] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: ٦٠٢٠ .

سے) زیادہ قریب ہو۔“

حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ فِيْ سِتٍّ

مسلمان کے مسلمان پر چھ حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا ﴿٨٦﴾﴾ (النساء: ٨٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو، یا اسی کو لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔“

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿٧٣﴾﴾ (هود: ٧٣)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ”اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں تم اہل بیت کے لیے ہیں، وہ بے شک لائق حمد وثنا، بزرگی والا ہے۔“

[٢٧]...... ((أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ: رَدُّ السَّلَامِ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ، وَإِجَابَةُ الدَّعْوَةِ، وَتَشْمِيتُ الْعَاطِسِ.)) [1]

”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کا مزاج معلوم کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا، اور چھینک پر (اس کے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کے جواب میں) يَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہنا۔“

[1] صحيح بخاری، كتاب الجنائز، رقم: ١٢٤٠ ـ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٢١٦٢ .

حَقُّ الْعَاطِسِ إِذَا حَمِدَ اللّٰهَ فِی التَّشْمِيتِ

چھینکنے والا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے تو اس کا جواب دینے کا حق

[۲۸]...... ((عَنْ أَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ ، فَإِذَا عَطَسَ أَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللَّهَ كَانَ حَقًّا عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ سَمِعَهُ أَنْ يَقُولَ لَهُ: يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، وَأَمَّا التَّثَاؤُبُ فَإِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ ، فَإِذَا تَثَائَبَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَثَائَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ .))[1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے کیونکہ وہ بعض دفعہ صحت کی علامت ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے، اس لیے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے تو وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہے لیکن جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اس لیے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو وہ اپنی قوت و طاقت کے مطابق اسے روکے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔''

حَقُّ مَنْ شَمَّتَ فِی الدُّعَاءِ

چھینک کا جواب دینے والے کو دعا کا حق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿سَيَهْدِيهِمْ وَيُصْلِحُ بَالَهُمْ ۝﴾(محمد: ٥)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''وہ عنقریب اپنی راہ دکھائے گا اور ان کے حالات کی اصلاح کر دے گا۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦٢٢٦۔ صحیح مسلم، کتاب الزهد، رقم: ٢٩٩٤ .

[۲۹]...... ((عَـنْ أَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: إِذَا عَطَسَ أَحَـدُکُـمْ فَـلْیَـقُـلِ الْـحَمْدُ لِلَّهِ ، وَلْیَقُلْ لَهُ أَخُوهُ -أَوْ صَاحِبُهُ- یَـرْحَـمُكَ الـلّٰـهُ ، فَإِذَا قَالَ لَهُ ، یَرْحَمُكَ اللّٰهُ ، فَلْیَقُلْ: یَهْدِیکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ .)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی چھینکے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا اس کا ساتھی (راوی کو شبہ تھا) ''یرحمك الله'' کہے۔ جب ساتھی یرحمك الله کہے تو اس کے جواب میں چھینکنے والا یهدیکم الله و یصلح بالکم'' کہے۔''

حُقُوقُ الْخَادِمِ فِی الطَّعَامِ
کھانے میں خادموں کے حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ اعْبُدُوا اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَیْـًٔا وَّ بِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَّ بِذِی الْقُرْبٰی وَ الْیَتٰمٰی وَ الْمَسٰكِیْنِ وَ الْجَارِ ذِی الْقُرْبٰی وَ الْجَارِ الْجُنُبِ وَ الصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَ ابْنِ السَّبِیْلِ ۙ وَ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُكُمْ ؕ﴾

(النساء: ۳٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور اللہ کی عبادت کرو، اور اس کے ساتھ کی چیز کو شریک نہ بناؤ اور والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، اور رشتہ داروں، اور یتیموں، اور مسکینوں اور رشتہ دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی اور پہلو سے لگے ہوئے دوست اور مسافر اور غلاموں اور لونڈیوں کے ساتھ (بھی اچھا برتاؤ کرو)۔''

[۳۰]...... ((عَـنْ أَبِـيْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ عَـنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَـالَ: إِذَا أَتَی أَحَـدَکُـمْ خَـادِمُـهُ بِطَعَامِهِ فَإِنْ لَمْ یُجْلِسْهُ مَعَهُ فَلْیُنَاوِلْهُ أُکْلَةً أَوْ

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦٢٢٤ .

أُكْلَتَيْنِ ، أَوْ لُقْمَةً أَوْ لُقْمَتَيْنِ فَإِنَّهُ وَلِىَ حَرَّهُ عِلاجَهُ .)) [1]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کسی شخص کا خادم اس کا کھانا لائے تو اگر وہ اسے اپنے ساتھ نہیں بٹھا سکتا تو کم از کم ایک یا دو لقمہ اس کھانے میں سے اسے کھلا دے (کیونکہ) اس نے (پکاتے وقت) اس کی گرمی اور تیاری کی مشقت برداشت کی ہے۔''

حُقُوقُ الْمُتَشَاحِنِيْنَ فِى الصُّلْحِ وَ شُؤْمُ الشَّحْنَاءِ
آپس میں کینہ رکھنے والوں کے لیے حق صلح اور کینہ کی مذمت

[۳۱]...... ((عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ، اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ ، وَيَوْمَ الْخَمِيسِ ، فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا ، اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيهِ شَحْنَآءُ ، فَيُقَالُ: اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ، اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا ، اَنْظِرُوا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا .)) [2]

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیر اور جمعرات کے روز جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ہر اس شخص کو معاف کر دیا جاتا ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا البتہ وہ شخص جس کی اس کے بھائی کے ساتھ دشمنی ہے تو کہا جاتا ہے کہ ان دونوں کو رہنے دو یہاں تک کہ دونوں صلح کر لیں۔''

[۳۲]...... ((عَنْ أَبِى أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ:

---

[1] صحیح بخاری، کتاب الأطعمة، رقم: ٥٤٦٠ ـ صحیح مسلم، کتاب الأیمان والنذور رقم: ١٦٦٣ .

[2] صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: ٢٥٦٥ .

لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثِ لَيَالٍ ، يَلْتَقِيَانِ فَيُعْرِضُ هٰذَا وَيُعْرِضُ هٰذَا ، وَخَيْرُهُمَا الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ .)) [1]

''حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ اپنے کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ کے لیے ملاقات چھوڑے، اس طرح کہ جب دونوں کا سامنا ہو جائے تو یہ بھی منہ پھیر لے اور وہ بھی منہ پھیر لے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو سلام میں پہل کرے۔''

حَقُّ الْمُسْلِمِ فِي السَّلَامِ
سلام کہنے میں مسلمان کا حق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿وَ اِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَآ اَوْ رُدُّوْهَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ حَسِيْبًا ۝﴾ (النساء: ٨٦)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور جب تمہیں سلام کیا جائے تو اس سے اچھا جواب دو، یا اسی کو لوٹا دو، بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔''

وَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿فَاِذَا دَخَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً ؕ﴾ (النور: ٦١)

اور اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''پس جب تم گھروں میں داخل ہو تو اپنے لوگوں کو سلام کہو، جو اللہ کی جانب سے مبارک اور پاکیزہ سلام ہے۔''

[٣٣]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو: أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم: أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ ، وَتَقْرَأُ السَّلَامَ ، عَلٰى مَنْ

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦٠٧٧۔ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: ٢٥٦٠.

عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ .))[1]

''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک صاحب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا اسلام کی کون سی حالت افضل ہے؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ (اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو) کھانا کھلاؤ اور سلام کرو، اسے بھی جسے تم پہچانتے ہو اور اسے بھی جسے نہیں پہچانتے۔''

[۳٤]...... ((عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رضی اللہ عنہما ، قَالَ: أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم بِسَبْعٍ: بِعِيَادَةِ الْمَرِيضِ، وَاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ، وَتَشْمِيتِ الْعَاطِسِ، وَنَصْرِ الضَّعِيفِ، وَعَوْنِ الْمَظْلُومِ، وَإِفْشَاءِ السَّلَامِ، وَإِبْرَارِ الْمُقْسِمِ، وَنَهَى عَنِ الشُّرْبِ فِي الْفِضَّةِ، وَنَهَانَا عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ، وَعَنْ رُكُوبِ الْمَيَاثِرِ، وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ .))[2]

''حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا تھا: بیمار کی مزاج پرسی کرنے کا، جنازے کے پیچھے چلنے کا، چھینکنے والے کے جواب دینے کا، کمزور کی مدد کرنے کا، مظلوم کی مدد کرنے کا، افشاء سلام (سلام کا جواب دینے اور بکثرت سلام کرنے) کا، قسم (حق) کھانے والے کی قسم پوری کرنے کا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کے برتن میں پینے سے منع فرمایا تھا اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے ہمیں منع فرمایا تھا۔ میثر (ریشم کی زین) پر سوار ہونے سے، ریشم اور دیباج پہننے، قسی (ریشمی کپڑا) اور استبرق پہننے سے (منع فرمایا تھا)۔''

---

[1] صحيح بخاری، كتاب الإستئذان، رقم: ٦٢٣٦ ـ صحيح مسلم، كتاب الإيمان، رقم: ٣٩ .

[2] صحيح بخاری، كتاب الإستئذان، رقم: ٦٢٣٥ ـ صحيح مسلم، كتاب اللباس و الزينة، رقم: ٢٠٦٦ .

حَقُّ الْمُسْلِمِ فِيْ نَهْيِ التَّحَاسُدِ
مسلمان کا حق ہے کہ اس سے حسد نہ کیا جائے

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ ؗ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّ لَا تَجَسَّسُوْا وَ لَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ؕ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ ؕ﴾ (الحجرات: ١٢)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اے ایمان والو! تم لوگ بہت ساری بدگمانی کی باتوں سے پرہیز کرو، بے شک بعض بدگمانی گناہ ہے اور دوسروں کی ٹوہ میں نہ لگے رہو، اور تم میں سے کوئی کسی کی غیبت نہ کرے، کیا تم میں سے کوئی اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھانا گوارا کرے گا، تم اسے بالکل گوارا نہیں کرو گے۔''

[٣٥]...... ((عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ: اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَافَسُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا.)) [1]

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بدگمانی سے بچتے رہو، بدگمانی اکثر تحقیق کے بعد جھوٹی بات ثابت ہوتی ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو۔''

[1] صحیح بخاری، کتاب الأدب، رقم: ٦٠٦٦ـ صحیح مسلم، کتاب البر و الصلة، رقم: ٢٥٦٣.

عَظْمَةُ حَقِّ الْمُسْلِمِ

مسلمان کی تعظیم کا حق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی: ﴿وَ لَا تَاْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَ تُدْلُوْا بِهَآ اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاْكُلُوْا فَرِيْقًا مِّنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (البقرة: ۱۸۸)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''اور تم اپنے اموال آپس میں ناحق نہ کھاؤ اور نہ معاملہ حکام تک اس غرض سے پہنچاؤ تا کہ لوگوں کے مال کا ایک حصہ ناجائز طور پر، جانتے ہوئے، کھا جاؤ۔''

[۳٦]...... ((عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رضی اللہ عنہا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ: عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ: أَنَّهُ سَمِعَ خُصُومَةً بِبَابِ حُجْرَتِهِ، فَخَرَجَ إِلَيْهِمْ، فَقَالَ: إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ، وَإِنَّهُ يَأْتِينِى الْخَصْمُ، فَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَنْ يَكُونَ أَبْلَغَ مِنْ بَعْضٍ، فَأَحْسِبُ أَنَّهُ صَادِقٌ، فَأَقْضِى لَهُ بِذَلِكَ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ بِحَقِّ مُسْلِمٍ، فَإِنَّمَا هِىَ قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا.)) [1]

''نبی کریم ﷺ کی زوجہ محترمہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حجرے کے دروازے پر جھگڑے کی آواز سنی تو باہر ان کی طرف نکلے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمے لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے بولنے میں زیادہ عمدہ ہو اور میں یقین کر لوں کہ وہی سچا ہے اور اس طرح اس کے موافق فیصلہ کر دوں۔ پس جس شخص کے لیے بھی میں کسی مسلمان

[1] صحيح بخارى، كتاب الأحكام، رقم: ۷۱۸۱ـ صحيح مسلم، كتاب الأقضية، رقم: ۱۷۱۳ .

کا حق دلا دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے، میں اس کو درحقیقت دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔''

حُقُوقُ الْمُسْلِمِينَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ
مسلمانوں کے ایک دوسرے پر حقوق

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى: ﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ﴾ (الحجرات: ١٠)

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: ''بے شک مومن آپس میں بھائی ہیں۔''

[٣٧]...... ((عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ الْمُؤْمِنِينَ فِي تَوَادِّهِمْ وَتَرَاحُمِهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ مَثَلُ الْجَسَدِ إِذَا اشْتَكٰى مِنْهُ عُضْوٌ تَدَاعٰى لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰى.)) [1]

''حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایسی کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

حَقُّ الْمَعِينِ فِي التَّبْرِيكِ وَ الْوُضُوءِ
جس کو نظر بد لگ جائے اس کا حق ہے کہ اسے وضو اور غسل کرایا جائے

[٣٨]...... ((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: الْعَيْنُ حَقٌّ، وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ، سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ

[1] صحيح بخاری، كتاب الأدب، رقم: ٦٠١١ ـ صحيح مسلم، كتاب البر و الصلة، رقم: ٢٥٨٦.

فَاغْسِلُوا .))[1]

''سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نظر کا لگ جانا حق ہے اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب آ سکتی تو نظر غالب آ جاتی ہے۔ (نظر بد کے دفع کرنے کے بارے میں) اگر کوئی تم سے غسل کے پانی (دھوون) کا مطالبہ کرے تو تم اس کے لیے غسل کرو۔''

حُقُوقُ الدَّوَابِ وَ نَحْوِهَا

چوپایوں اور جانوروں کے حقوق

[۳۹]...... ((عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ، فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ، وَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ، فَأَسْرِعُوْا عَلَيْهَا السَّيْرَ، وَ إِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّيْلِ، فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيْقَ، فَإِنَّهَا مَأْوَى الْهَوَامِ بِاللَّيْلِ .))[2]

''سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم خوش حالی میں سفر کرو تو اونٹوں (سواریوں) کو زمین (کے چارہ) سے ان کا حق دو اور جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو تیزی کے ساتھ سفر مکمل کرو اور جب تم رات کے وقت (آرام کے لیے) اترو تو راستے سے دور اترو اس لیے کہ راستہ چارپایوں کے چلنے کے لیے ہے اور رات کے وقت زہریلے جانور وہاں جاتے ہیں۔''

[۴۰]...... ((عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: عُذِّبَتِ امْرَأَةٌ فِی هِرَّةٍ رَبَطَتْهَا حَتَّی مَاتَتْ فَدَخَلَتْ فِيهَا النَّارَ،

[1] صحیح بخاری، کتاب الطب، رقم: ۵۷۴۰۔ صحیح مسلم، کتاب السلام، رقم: ۲۱۸۸ .

[2] صحیح مسلم، کتاب الإمارة، رقم: ۱۹۲۶ .

لَا هِيَ أَطْعَمَتْهَا وَلَا سَقَتْهَا إِذْ حَبَسَتْهَا ، وَلَا هِيَ تَرَكَتْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْأَرْضِ .)) [1]

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (بنی اسرائیل کی) ایک عورت کو ایک بلی کی وجہ سے عذاب دیا گیا تھا جسے اس نے قید کر رکھا تھا جس سے وہ بلی مر گئی تھی اور اس کی سزا میں وہ عورت دوزخ میں گئی۔ جب وہ عورت بلی کو باندھے ہوئے تھی تو اس نے اسے کھانے کے لیے کوئی چیز نہ دی، نہ پینے کے لیے اور نہ اس نے بلی کو چھوڑا ہی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے ہی کھا لیتی۔''

وَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهٖ وَ صَحْبِهٖ وَ سَلَّمَ .

[1] صحيح بخارى، كتاب أحاديث الأنبياء، رقم: ٣٤٨٢ـ صحيح مسلم، كتاب السلام، رقم: ٢٢٤٢ .

فہرست احادیث نبویہ

فہرست احادیث

فہرست مصادر ومراجع

١۔ قرآن حکیم .

٢۔ البخاری ، محمد بن اسماعیل ، الجامع الصحیح ، مکتبة دار السلام الریاض الطبعة الثانیة .

٣۔ مسلم ، أبو الحسین مسلم بن حجاج ، الصحیح ، مکتبة دار السلام الریاض الطبعة الثانیة .